بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

انجمن احبابِ اہل سنّت

کے سلسلۂ تبلیغ



سبیلِ ہدایت

کی دوسری پیشکش

اصلی سنّی کی پہچان

بیرونی حضرات تیس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

پتہ برائے رابطہ

ابو الکرم احمد حسین قاسم الحیدری ناظم انجمن احباب اہل سنّت

سہنسہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر

ہدیہ: دعائے خیر بحق ممبران انجمن ہذا

اہلِ سنّت کا شعار

بو حنیفہ کی محبّت اہلِ سنّت کا شعار
غوثِ اعظم سے عقیدت اہلِ سنّت کا شعار

احترامِ ہر صحابی، حبِّ ہر غوث و ولی
اولیاء اللہ سے نسبت اہلِ سنّت کا شعار

اولیاء کے عرس سے ہوتے ہیں سنّی فیض یاب
قبرِ نبوی کی زیارت اہلِ سنّت کا شعار

حاضر و ناظر سمجھنا سرورِ کونین کو
یا رسول اللہ کی کثرت اہلِ سنّت کا شعار

نور کہنا خالقِ کونین کے محبوب کو
اولیاء سے استعانت اہلِ سنّت کا شعار

بے مثل کہنا نبیؐ پاک کو سنّی کا کام
اولیاء اللہ سے بیعت اہلِ سنّت کا شعار

عالمِ ہر غیب کہنا رحمتِ کونین کو
غیر فرقوں سے عداوت اہلِ سنّت کا شعار

حیلۂ اسقاط کے قائل ہیں سنّی جان سے
تیجہ و چہلم کی حلّت اہلِ سنّت کا شعار

محفلیں میلاد کی کرتے ہیں سنّی شوق سے
گیارھویں کھانے میں شرکت اہلِ سنّت کا شعار

دین کی ہر وقت خدمت سنّیوں کا کام ہے
پیروئ راہِ سنّت اہلِ سنّت کا شعار

نعت گوئی اِس لئے قاسم ہے میرا مشغلہ
لکھنا پڑھنا سننا نعت اہلِ سنّت کا شعار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الۡبَرِّ الرَّحِیۡمِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَہۡلِ التَّعۡظِیۡمِ وَ التَّکۡرِیۡمِ اَمَّا بَعۡد۔

آج کل بدعقیدہ لوگ عوام المسلمین کو مسلک اہل سنّت وجماعت سے ہٹانے اور انہیں بداعتقادی کے جال میں پھنسانے کے لیے طرح طرح کے حربے استعمال کر رہے ہیں۔ جس طرح حضور پُر نُور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ سعید میں منافقین کلمۂ اسلام پڑھ کر اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف اپنی ناپاک سرگرمیوں میں مصروف رہتے تھے اور موقع ملنے پر اسلام کو زک پہنچانے کی پوری پوری کوشش کرتے تھے۔ اسی طرح آج کل کے بدعقیدہ لوگ سُنّی حنفی بلکہ چشتی قادری نقشبندی وغیرہ کہلا کر سوادِ اعظم اہل سنّت کو ائمہ کرام ومشائخ عظام کے راستہ سے ہٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے عوام سنی بھائی سنّی عقائد ونظریات سے کما حقہٗ آگاہ ہوں تاکہ وہ اصلی سنّی اور نقلی سنی میں امتیاز کرسکیں۔ اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ رسالہ "اصلی سنی کی پہچان" لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شرف مقبولیت بخشے آمین بجاہ النبی الامین صلے اللہ علیہ وسلم۔

اصلی سنی کی پہچان کا آسان اور سیدھا سادہ طریقہ یہی ہے کہ ہم قدیم معتبر سنّی علمائے کرام ومشائخ عظام کے عقائد ونظریات جانیں اور آج جو

جماعت ان عقائد پر کاربند ہے اُسے اصلی سنی سمجھیں - لہذا ہم قدیم سنی علمائے محققین کی عبارات پیش کرتے ہیں تاکہ حق و صداقت کا بول بالا اور کذب و دروغ کا منہ کالا ہو - وباللّٰہ التوفیق ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلیّ العظیم۔

بدعت حسنہ " امام نووی فرماتے ہیں - جو کام حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے زمانے نہ ہُوا ہُو اُسے ایجاد کرنا بدعت ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں - بدعت حسنہ اور بدعت قبیحہ " (الحاوی للفتاوٰی صفحہ ۱۹۲ ج ۱)

بدعت کی اقسام " شیخ عزّ الدین بن عبد السلام فرماتے ہیں - بدعت کی پانچ قسمیں ہیں - بدعت واجبہ، بدعت محرّمہ، بدعت مستحبہ، بدعت مکروھہ اور بدعت مباحہ، اگر کسی بدعت کے متعلق یہ جاننا مقصود ہو کہ وہ کس قسم کی ہے تو قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ہم اُسے شرعی قواعد پر پیش کریں گے - اگر وہ ایجاب کے قواعد میں داخل ہے تو بدعت واجبہ ہے اور اگر حرمت کے قواعد میں داخل ہے تو بدعتِ محرّمہ ہے اور اگر استحباب کے قواعد میں داخل ہے تو بدعت مستحبہ ہے ورنہ بدعت مباحہ ہے "۔ (الحاوی للفتاوٰی صہ ۱۹۲ ج اول)

تقلید امام الحرمین نے البرھان میں فرمایا - محققین علمائے امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عوام الناس صحابہ کرام رضی

نے مذاہب پر عمل کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے بلکہ اُن پر ائمہ اربعہ حنفیہ مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ کے مذاہب کی اتباع واجب ہے"۔ (الاصول الاربعہ صفحہ ۷۶)

علم غیب عطائی امام احمد صادی فرماتے ہیں۔" اس بات پر ایمان رکھنا واجب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اِس دنیا سے آخرت کی طرف اُس وقت تک منتقل نہیں ہوئے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُن تمام امورِ غیبیہ کا علم عطا نہ کر دیا جن کا صدور دنیا اور آخرت میں ہونا تھا جیسا کہ یہ عقیدہ عین الیقین کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ روایت میں آیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا "میرے لئے دنیا اٹھائی گئی ہے سو میں اس میں اس طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں" (تفسیر صاوی جلد دوم صفحہ ۹۷)

توسّل امام مالک نے خلیفہ ابو جعفر سے فرمایا: "تُو اپنا رُخ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیوں موڑتا ہے۔ حالانکہ وہ تیرا وسیلہ ہیں اور تیرے باپ آدم علیہ السلام کا بروز قیامت اللہ کے دربار میں وسیلہ ہیں۔ بلکہ تُو ان کی طرف رخ کر اور انہیں اپنا سفارشی بنا کر دعا مانگ۔ اللہ تعالیٰ تیری دعا قبول کرے گا۔" (شفاء السقام صہ ۶۹)

خلافتِ الہیہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے دسترخوان آپ کے دستِ قدرت کے فرمانبردار اور آپ کے زیرِ حکم و ارادہ

و اختیار کر دیئے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرمائیں اور جسے چاہیں نہ دیں۔ اس مضمون کی تصریحیں کلماتِ ائمہ و علماء و اولیاء و عرفاء میں حدِ تواتر پر ہیں"! (برکات الامداد صث)

مالکِ خزائن

"ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کو جو مانگنے کا مطلق حکم دیا ہے اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو قدرت بخشی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے جو کچھ چاہیں عطا فرمائیں" (برکات الامداد بحوالہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

جنّت کے مالک

امام ابن سبع وغیرہ علماء نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں یہ ذکر کیا ہے کہ جنت کی زمین اللہ تعالیٰ نے حضور کی جاگیر کر دی ہے کہ اس میں سے جو چاہیں جسے چاہیں بخش دیں" (حوالہ مذکورہ)

دُعا بوسیلہ

امام تقی الدین سبکی فرماتے ہیں۔" مسلمان جب نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم یا انبیاء و صالحین میں سے کسی کو اللہ کے حضور وسیلہ بناتے ہیں تو وہ اُن کو پوجا نہیں کرتے اور نہیں یہ عمل توحید سے خارج نہیں کرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی نفع و نقصان میں مستقل بالذات ہے۔ جب توسل جائز ہے تو یہ کہنا بھی جائز ہے۔ کہ میں اللہ تعالیٰ سے اُس کے رسول کے وسیلہ سے مانگتا ہوں۔ کیونکہ یہ شخص اللہ سے مانگ رہا ہے نہ کہ غیر اللہ سے"!

(شفاء السقام صـ ۲۲۳)

زیارت روضہ اطہر

امام سبکی فرماتے ہیں۔ " علمائے حنفیہ کے نزدیک روضہ اطہر کی زیارت افضل ترین مستحبات میں سے ہے۔ بلکہ وہ واجب کے قریب ہے۔" (شفاء السقام ص۶۵)

صاحبِ قبر سے تبرک

مفسر خازن ارشاد فرماتے ہیں۔ "حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ قسطنطنیہ کی سرزمین میں شہید ہوئے اور اس کی فصیل کے پاس دفن کیے گئے۔ اُس ملک کے لوگ آپ کی قبر سے برکت حاصل کرتے ہیں اور قحط سالی کے وقت اُن کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے ہیں۔" (تفسیر خازن جلد اوّل ص۱۷۱)

علم قیامت

امام احمد صاوی فرماتے ہیں۔ " بلا شبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت تک دنیا سے نہ نکلے جب تک کہ آپ کو ماضی، حال و استقبال کے جملہ امور کا علم عطا نہ کیا گیا۔ اور من جملہ اس کے قیامت کے وقت کا بھی علم ہے۔ ہاں آپ کو قیامت کا علم پوشیدہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اسی وجہ سے قیامت کے بارہ میں پوچھنے والوں کو آپ نے کوئی واضح بات نہ بتائی۔" (تفسیر صاوی ص۲۴ جلد چہارم)

عرضِ اعمال

امام احمد صاوی فرماتے ہیں۔ " اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اے غیب کی خبریں بتانے والے بیشک ہم نے تمہیں لوگوں پر حاضر و ناظر بنا کر بھیجا تا کہ تم اُن کے احوال ملاحظہ کرو اور

اُن سے جو بھی اچھے یا بُرے عمل صادر ہوں اُن کا مشاہدہ کرو کیونکہ نبیؐ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر اُن کی حیاتِ ظاہری میں امت کے اعمال پیش کیے جاتے تھے اور اب حیاتِ برزخی میں بھی آپ پر جملہ اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔"
(تفسیر صاوی صہ ۲۲۳ ج ۳)

ولایتِ نبوی امام قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ "حضرت سہیل نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے جملہ احوال میں اپنے آپ پر نبیؐ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ولایت تسلیم نہ کرے اور وہ اپنے آپ کو ان کی ملک تصور نہ کرے وہ آپ کی سنت کی مٹھاس نہ چکھے گا۔ کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایمان دار نہیں ہو گا۔ جب تک کہ میں اس کے نزدیک اُس کی جان سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔" (شفا شریف جلد دوم صہ ۱۵)

علمِ کائنات " امام محمد بن حاج مکی مدخل میں، امام احمد قسطلانی مواہبُ اللدنیہ میں اور دیگر ائمہ دین رحمتہ اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ آپ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور اُن کی حالتوں اُن کی نیتوں، اُن کے ارادوں اور اُن کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں۔ اور یہ سب حضور پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔"
(بہار شریعت صہ ۱۰۷)

عصمتِ مصطفےٰ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں۔" نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک طرفۃ العین کے لئے کبھی شرک نہیں

کیا۔ اور نہ نبوت سے پہلے اور نہ نبوت کے بعد کبھی کسی صغیرہ یا کبیرہ کا ارتکاب کیا۔ (شرح فقہ اکبر صد ۴۳)

عذاب قبر

امام تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "جملہ کفار اور بعض مومنین کے لئے عذاب قبر اور قبر میں نیک بندوں کا اُن نعمتوں سے متمتع ہونا جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں اور وہ ان کا ارادہ فرماتا ہے۔ اور قبر میں منکر نکیر کا سوال پوچھنا اور قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونا حق ہے۔" (شرح عقائد صد ۷)

معراج مصطفےٰ

امام تفتازانی فرماتے ہیں۔ "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حالتِ بیداری میں جسد مع الروح کے ساتھ آسمان کی طرف پھر اُس بلندی کی طرف جسے اللہ نے چاہا لے جانا حق ہے۔" (شرح عقائد صد ۱۰۰)

کرامتِ ولی

اور ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ "اولیاء کی کرامتیں حق ہیں۔ اُن کے لئے کھانے پینے اور پہننے کی چیزوں کا حاجت کے وقت ظاہر ہونا، اور ہوا پر چلنا، اور جمادات و حیوانات کا ہمکلام ہونا اور عذاب ہٹانا اور دشمنوں کے شر کو دور کرنا حق ہے۔ اور ولی کی کرامت اُس کے نبی کا معجزہ ہوتا ہے۔" (شرح فقہ اکبر صد ۱۴۳)

عبدالنبیؐ

آج کل عبدالنبیؐ نام رکھنا بڑی عام بات ہے۔ اگر ظاہری

حقیقی معنیٰ مراد ہو تو کفر ہے اور اگر عبد بمعنی مملوک (غلام) مراد ہو تو کفر نہیں۔" (شرح فقہ اکبر صـ۲۳۴)

دست بوسی

"اگر کوئی ایسے شخص کے ہاتھوں کو بوسہ دے جو شرعاً تعظیم کا حقدار ہے مثلاً عالم دین ہے یا نیکوکار یا باسعادت سید زادہ ہے تو بوسہ دینے کے لئے ثواب کی امید ہے۔" (شرح فقہ اکبر صـ۲۳۴)

قبر پر قرآن خوانی

امام سیوطی فرماتے ہیں۔" بہتر یہ ہے کہ میّت کے ایصالِ ثواب کے لئے سات دن تک کھانا کھلایا جائے۔ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ میّت کی طرف سے سات دن کھانا کھلایا جاتا مکہ و مدینہ میں آج تک جاری ہے۔ پس ظاہر یہی ہے کہ یہ عمل عہدِ صحابہ سے آج تک کبھی چھوڑا نہیں گیا اور اُس دور سے آج تک یہ عمل پشت در پشت جاری رہا۔ اور میں نے تواریخ کے اندر بہت سے ائمہ کے احوال میں پڑھا ہے کہ اُن کی قبور پر لوگ سات دن تک قرآن خوانی کرتے ہوئے ٹھہرے رہے۔" (الحاوی للفتاوٰی صـ۱۹۴ ج ۲)

ایصال ثواب

"حضرت امام بن حنبل حضرت طاؤس کے بارہ میں روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا بلاشبہ اموات سات دن تک اپنی قبور میں آزمائے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام اِن دنوں میں اموات کی طرف سے کھانا کھلانے کو مستحب جانتے تھے۔" (الحاوی للفتاوٰی صـ۱۷۸ جلد دوم)

سماعِ موتیٰ

امام سیوطی فرماتے ہیں "مُردوں کا لوگوں کی باتوں کو سننا ہمارا عقیدہ ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک کتابوں میں اس بارہ میں بہت سی روایات موجود ہیں۔ اور سماعِ موتیٰ کی نفی جس آیت میں کی گئی ہے۔ اُس میں سماع سے مراد قبولیت کا سننا اور ہدایت اختیار کرنا ہے" (الحاوی للفتاوٰی صـ۱۲ ج ۲)

تلقینِ میّت

امام نووی شرح المہذّب میں فرماتے ہیں دفن کے بعد میّت کو تلقین کرنا بالغ کے ساتھ خاص ہے اور چھوٹے بچے کو تلقین نہ کی جائے" (الحاوی للفتاوٰی صـ۱۹۱ ج ۲)

حیاتِ مصطفٰے

امام سیوطی فرماتے ہیں۔ "ان سب روایات و احادیث کے مجموعہ سے معلوم ہوا کہ بے شک نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قبرِ انور میں اپنے جسم مع الروح کے ساتھ زندہ ہیں اور متصرّف ہیں اور زمین کے اطراف اور ملکوت میں جہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں۔ اور آپ آج بھی اُسی حالت میں ہیں جس پر آپ وفات کے وقت تھے۔ آپ میں ذرہ بھر تبدیلی نہیں آئی۔ اور آپ نظروں سے اُسی طرح غائب ہیں جس طرح فرشتے، ہماری نظروں سے غائب ہیں حالانکہ وہ اپنے جسموں کے ساتھ زندہ ہیں۔ سو جب اللہ تعالیٰ کسی کو آپ کا دیدار بخشنا چاہتا ہے۔ تو اُس سے پردہ اٹھا دیتا ہے۔ پس وہ آپ کو اپنی اصلی حالت میں دیکھتا ہے۔ اس بارہ میں نہ کوئی مانع موجود ہے

اور نہ آپ کی زیارت کو آپ کی مثالی صورت کے ساتھ خاص کرنے کی طرف کوئی داعی ہے ۔ (الحاوی للفتاوٰی صہ ۲۶۵ جلد دوم)

ہر جگہ حاضری

امام سیوطی فرماتے ہیں۔ "جب قطب اپنا وجود بڑھا کر پوری کائنات کو بھر دیتا ہے تو سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم اِس شرف کے زیادہ مستحق ہیں۔ شیخ ابو العباس طنجی کا یہ قول گزر چکا ہے۔ کہ آسمان عرش و کرسی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے بھرے ہوئے ہیں۔" (الحاوی للفتاوٰی جلد ثانی صہ ۲۶۵)

تبرکات کی زیارت

امام ابن جوزی فرماتے ہیں۔ "حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس ایک گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند تبرکات تھے وہ ہر روز اُن تبرکات کی زیارت کیا کرتے تھے۔ اور جب بھی اہلِ قریش اُن کے پاس جمع ہوتے تو وہ اُنہیں اُس گھر میں لے جاتے اور اُن تبرکات کے رُوبرو کھڑے ہو کر فرماتے یہ اُس ہستی کی میراث ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں معزّز و مکرّم بنایا ہے۔" (الوفا شریف صہ ۵۵۵)

عرضِ کائنات

"امام عراقی شرح مہذّب میں فرماتے ہیں۔ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت قائم ہوتے تک کی جملہ مخلوق پیش کی گئی سو آپ نے سب مخلوق کو پہچان لیا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جملہ نام سکھا دیئے تھے۔" (نسیم الریاض جلد دوم صہ ۲۰۸)

قیام تعظیمی

امام خفاجی فرماتے ہیں۔ "آج کل کے قیام تعظیمی کے بارہ میں اختلاف ہے۔ اور امام قاضی زکریا کا یہ قول زیادہ اچھا ہے کہ قیام تعظیمی عالم دین یا پرہیزگار شخص یا عادل حکمران کے لئے مستحب ہے۔ بلکہ یہ اس صورت میں واجب ہے جبکہ ظالم حکمران کے سامنے نہ کھڑا ہونے میں ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ اور سفر سے آنے والے اور قریبی رشتہ دار کے لئے بھی ان کی تکریم اور صلہ رحمی کے لئے قیام تعظیمی مستحب ہے۔" (نسیم الریاض ص۹۶ جلد دو)

سراپا نور

امام علی قاری فرماتے ہیں۔ "بلکہ میں کہتا ہوں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنے قلب و قالب کے ساتھ نور ہیں جملہ انوار عالم آپ سے روشن ہیں اور جملہ اسرار آپ سے تابندہ ہیں اور روایت میں آیا ہے کہ آپ نے دعا میں فرمایا اے میرے اللہ مجھے سراپا نور بنا دے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کا نام نور رکھا ہے۔ جیسا کہ یہ پہلے گزر چکا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم" (شرح شفا شریف ص۴۱۵ جلد ۲)

انتقال نور

"حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی کا یہ قول کتنا اچھا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پاکیزہ پشتوں اور پاک پیٹوں میں منتقل ہوتے رہے۔ درآں حالیکہ آپ بہت بڑا نور تھے اور اپنے سجدہ کرنے والے آباء و امہات کی پیشانیوں میں چمکتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ خیر المرسلین بن کر تشریف لائے۔" (الحاوی ج۲ ص۲۲۱)

ایمان والدین مصطفیٰ

امام سیوطی فرماتے ہیں "حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے والدین کے بارہ میں شرعی حکم یہ ہے کہ وہ دونوں نجات یافتہ ہیں اور دوزخ میں نہیں ہیں۔ اس کی تصریح علماء کی ایک جماعت نے کی ہے۔" (الحاوی صـ۲۰۲ ج ۲)

شفاعت

ملّا علی قاری فرماتے ہیں۔ "انبیاء علیہم السلام کی شفاعت اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت گناہگار مومنوں اور اہل کبائر کے حق میں اور اسی طرح فرشتوں، علماء، اولیاء، شہداء، فقراء، اور صبر کرنے والے مومنوں کے وفات یافتہ بچوں کی شفاعت حق ہے۔" (شرح فقہ اکبر صـ۱۱۲)

بے مثل بشریت

امام شہاب الدین خفاجی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں "حضور صلے اللہ علیہ وسلم بظاہر بشر اور بباطن ملکوتی ہیں۔ آپ احوال بشری سے صرف اسی وقت متحلّی ہوتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کا آپ کے متعلق ارادہ ہوتا ہے۔ تاکہ اُمت کے لئے نمونہ قائم ہو۔ پس حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا آدمیوں میں شمار ہونا اسی طرح ہے جس طرح یاقوت کا پتھروں میں شمار ہوتا ہے۔" (نسیم الریاض صـ۳۵۴ ج ۱)

میلادِ مصطفیٰ

امام سیوطی فرماتے ہیں "بلا شبہ میلاد کا اصل عمل یعنی لوگوں کا جمع ہونا اور حسب استطاعت قرآن خوانی

کرنا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے متعلق روایات اور آپ کی تشریف آوری کے بارہ میں آیات بیان کرنا۔ پھر حاضرین کے لئے دستر خوان چُننا اور اُن کا کھانا کھانے کے بعد بلا کسی ناروا زیادتی کے اپنے گھروں کو واپس چلا جانا بدعتِ حسنہ ہے۔ جس پر میلاد منعقد کرنے والے کو ثواب دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری پہ اظہارِ فرح وسرور ہے اور اس میں آپ کی تعظیم ہے۔" (الحاوی صہ۱۸۹ ج ۱)

اتیان ارواح

امام سیوطی فرماتے ہیں۔ "محدث ابن ابی الدنیا حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمایا مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ مومنوں کی روحیں آزاد ہوتی ہیں اور جہاں چاہیں چلی جاتی ہیں۔" (الحاوی صہ۱۷۳ ج ۱)

پاکئ فضلات

امام یوسف نبہانی فرماتے ہیں۔" ان حدیثوں میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیشاب اور خون پاک ہے۔ شیخ الاسلام بن حجر فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے فضلات کی پاکی پر بہت سے دلائل موجود ہیں اور ائمہ نے اسے آپ کے خصائص میں سے شمار کیا ہے۔ اور امام نووی قاضی حسین سے نقل کرتے ہیں کہ زیادہ صحیح روایت یہ ہے کہ آپ کے سب فضلات قطعاً پاک ہیں۔ اور یہی قول امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا ہے۔ جیسا کہ امام بدرالدین نے فرمایا۔" (الانوار المحمدیہ صہ۲۱۹ ج ۱)

انگوٹھے چومنا

علامہ ابن عابدین شامی حنفی فرماتے ہیں۔ آذان کی پہلی شہادت رسالت سُنتے وقت صلے علیک یارسول اللہ کہنا اور دوسری شہادت رسالت سُنتے وقت قرّہ عینی بک یارسول اللہ کہنا اور آنکھوں پر انگوٹھے رکھ کر اللھم متعنی بالسمع والبصر کہنا مستحب ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسا کرنے والے کو جنّت میں لے جائیں گے۔" (شامی باب الآذان)

نذر اولیاء

شیخ احمد المعروف ملّا جیون تفسیرات احمدیہ میں ما اہل بہ بغیر اللہ کی بحث تحریر کرنے کے بعد فرماتے ہیں "اور یہاں سے معلوم ہُوا کہ جس گائے کی نذر اولیاء کے لئے مانی جاتی ہے جیساکہ ہمارے زمانے میں رواج ہے۔ حلال وطیّب ہے۔ کیونکہ اس پر بوقتِ ذبح غیر خدا کا نام نہیں لیا جاتا۔ اگرچہ لوگ اس گائے کو اولیا کے لئے نذر مانتے ہیں۔" (البصائر)

میت کے لئے دُعا

امام علی قاری فرماتے ہیں۔" بلا شبہ زندوں کا اموات المسلمین کے لئے دُعا کرنا اور ان کی طرف سے صدقہ خیرات کرنا نفع دیتا ہے۔" (شرح فقہ اکبر ص ۱۵۴)

نبوت قبل ولادت

امام علی قاری فرماتے ہیں۔" اور اس میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت آپ کی عمر شریف کے ابتدائی چالیس سال کے مابعد حصّہ میں

منحصر نہیں جیسا کہ ایک جماعت نے کہا ہے۔ بلکہ آپ ولادت کے دن سے وصفِ
نبوت سے موصوف تھے۔ بلکہ حدیث کُنْتُ نَبِیًّا وَّ آدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ
وَالْجَسَد اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ عالم ارواح میں سب
انبیاء کی پیدائش سے پہلے بھی وصف نبوت سے متصف تھے۔ اور یہ وصف
آپ کے ساتھ خاص ہے اور اس کا یہ معنیٰ نہیں کہ آپ عالم ارواح میں بالفعل نبی
نہ تھے بلکہ آپ وصف نبوت کا موصوف بننے کے لئے پیدا کئے گئے تھے
آپ میں حصول رسالت کی قابلیت موجود تھی جیسا کہ یہ امام غزالی کے
کلام سے سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ اس معنی پر آپ میں اور دوسرے انبیاء میں
کوئی فرق باقی نہیں رہتا اور نہ یہ بات معرض مدح میں بیان کرنے
کی صلاحیت رکھتی ہے۔" (شرح فقہ اکبر صہ ۲)

دس | شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں: "اگر تم کہو کہ
ہمارے ملک میں مشائخ عظام کی وفات کے دنوں میں
...ں کی پابندی کا جو رواج ہے کیا اس کی شرعی کوئی اصل ہے یا نہیں
...میں کہوں گا کہ میں نے ان باتوں کے متعلق اپنے مرشد امام عبدالوہاب
...متقی سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ یہ باتیں ہمارے مشائخ کے
...رسوم اور عادات سے ہیں اور وہ اس بارہ میں کچھ اچھی نیتیں رکھتے ہیں۔"
(ماثبت من السنہ صہ ۲۲۲)

...ذکر جہر | امام سیوطی فرماتے ہیں۔ "صوفیائے کرام کی عادت ہے
کہ وہ مسجد میں ذکر جہر کا حلقہ بناتے ہیں اور بلند آوازی

سے کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں۔ اس میں اصلاً کوئی کراہت نہیں اور بہت سی حدیثیں ذکر جہر کے استحباب میں وارد ہوئی ہیں۔" (الحاوی للفتاوی صہ ۲۸۹

بے سایہ ہستی

امام خفاجی فرماتے ہیں۔" ترمذی شریف کی روایۃ میں ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" میں لکھنا نہیں چاہتا تاکہ قلم کا سایہ اللہ تعالیٰ کے نام پر نہ پڑے"، سو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس ادب کی یہ جزا دی کہ آپ کا سایہ زمین سے اٹھا دیا تاکہ کوئی شخص آپ کے سایہ پر قدم نہ رکھے"۔ (نسیم الریاض صہ ۳۹۸ ج ۲)

قبر پر عمارت

عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی فرماتے ہیں۔ "اور جامع الفتاوی میں مذکور ہے کہ بلاشبہ مشائخ اور علماء اور سادات کی قبور پر عمارت بنانے میں کوئی کراہت نہیں"۔ (کشف النو

قبر پر کپڑا ڈالنا

یہی امام فرماتے ہیں۔" اولیاء و صالحین کی قبور پر پردے، پگڑیاں اور کپڑے ڈالنے میں اگر مقصود عوام الناس کی آنکھوں میں ان کی بزرگی پیدا کرنا ہو تاکہ وہ اُن کی بے ادبی سے بچیں تو ایسا کرنا جائز ہے۔ اس سے منع نہیں کرنا چاہیئے اور اسی پر قیاس کیا جاتا ہے اولیاء و صالحین کی قبور کے پاس چراغ جلانے اور بتیاں روشن کرنے کو جبکہ وہ ان کی تعظیم ظاہر کرنے کے لئے ہوں"۔ (کشف النور صہ ۱۷

قبر سے تبرک

اور یہی امام فرماتے ہیں۔" بزرگانِ دین کی قبور پر

ہاتھ رکھنا اور اولیاء کی روحانیت کی جگہوں سے برکت لینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔" (کشف النور)

نذر و نیاز

اور یہی امام فرماتے ہیں۔" اور اسی طرح اولیاء کے لئے درھم و دینار کی نذر ماننا تاکہ وہ ان کی قبور کے پاس رہنے والے فقراء پر صرف کی جائیں فی نفسہ جائز امر ہے اور جو لوگ ان باتوں کو بغیر کسی قطعی دلیل کے حرام کہتے ہیں ۔ اُن کے اس فعل کی وجہ صرف یہی ہے کہ وہ نہ اللہ تعالیٰ سے شرماتے ہیں اور نہ انہیں خوف خدا ہے۔" (کشف النور ص۱۷)

ختم نبوت کا مفہوم

اور یہی امام فرماتے ہیں۔" زجاج نے اپنی کتاب معانی القرآن میں فرمایا خاتم النبیین کا معنیٰ ہے آخر النبیین لا نبی بعدہٗ (یعنی وہ آخری نبی جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو) اور مفسر بیضاوی نے فرمایا۔ خاتم النبیین کا معنیٰ ہے وہ آخری نبی جس کی آمد پر سلسلہ انبیاء ختم ہوجائے یا اُس کے سبب سے باب نبوت بند ہوجائے۔" (الحدیقۃ الندیہ جلد ۱ ص۲۸)

حیلہ اسقاط

امام ابو اللیث سمرقندی حنفی فرماتے ہیں۔" قلاب کی بیوی حبیبہ فوت ہوگئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد ۲۳ پارہ سے ۳۰ پارہ تک کی جزء قرآنی کو بیس آدمیوں کے درمیان پھیرایا۔" (المدارج السلیہ ص۲۹)

زیارت قبر

" امام سیلوطی فرماتے ہیں۔ بہت سی حدیثیں اور

روایتیں اس پر دلالت کرتی ہیں کہ جب بھی زائر قبر پر جاتا ہے صاحب قبر کو اُس کا علم ہو جاتا ہے اس کی بات سُنتا اور اُس کی وجہ سے اُنس حاصل کرتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔" (الاصول الاربعہ ص۸)

استمداد

"چونکہ مومنوں کی روح متصرف ہوتی ہے اس لئے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر صحرا میں تمہیں کوئی مشکل پیش آجائے اور کوئی مددگار نظر نہ آئے تو تم تین مرتبہ پکار کر کہو یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ اے اللہ کے بندو میری امداد کرو۔ اس ارشاد میں عباد کا لفظ عام ہے جو رجال الغیب، ملائکہ، صالحین کے ارواح طیبہ سب کو شامل ہے اور اصحاب مشاہدہ اور علماءِ ثقات نے بارہا اس کا تجربہ کیا تو اسے صحیح پایا۔"

(الاصول الاربعہ ص۳۱)

الحاصل اصلی سنّی وہی لوگ ہیں جو قدیم علمائے اہل سنّت کے اِن مذکورہ بالا عقائد حقّہ پر ہیں اور آج کے دور میں صرف اور صرف ان عقائد کو حق ماننے والے وہی لوگ ہیں جو اعلیحضرت عظیم البرکۃ مجدد دین و ملت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے معتقدین و ہم خیال ہیں۔

الغرض اگر کوئی شخص تعصب کی عینک اُتار کر بنظرِ انصاف مسلکِ اعلیحضرت اور قدیم سنی حنفی علماء کے مسلک میں موازنہ کرے تو اُسے سرمُو فرق نظر نہ آئیگا۔ ہاں بہتان تراشوں کی شرانگیزی اور عقل و دیانت کے دشمنوں کی ہٹ دھرمی کا کوئی علاج نہیں واللہ لایھدی القوم الظالمین وھذا آخر ما اردنا ایراده فی ھذه الرسالۃ تقبلھا اللہ تعالیٰ بمنہ العظیم و رسولہ الکریم صلے اللہ علیہ وسلم وانا الفقیر ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری غفر اللہ تعالیٰ لہ۔ (۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ)

مقبوضہ فقیر محمد عمران اسلم قادری